السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

صدقۂ فطر کس چیز سے ادا کیا جائے، کیا جنس کے بجائے اس کی قیمت دینا جائز ہے یا نہیں، نیز چاول وغیرہ بطور فطرانہ دیے جاسکتے ہیں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جن اجناس کو انسان بطور غذا استعمال کرتا ہے ان سے صدقۂ فطر ادا کیا جا سکتا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں عموماً جو، کھجور، منقیٰ اور پنیر وغیرہ بطور خوراک استعمال ہوتے تھے، اس لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو انہی اجناس خوردنی سے صدقہ ادا کرنے کا حکم دیا۔ چنانچہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں اپنی خوراک سے ایک صاع بطور فطرانہ ادا کرتے تھے اور ان دنوں ہماری خوراک جو، کھجور، منقیٰ اور پنیر ہوا کرتی تھی۔ [صحیح بخاری، الزکوٰۃ: ۱۵۱۰]

اس حدیث کے پیش نظر صدقۂ فطر ہر اس چیز سے ادا کیا جاسکتا ہے جو سال کے پیشتر حصہ میں بطور خوراک استعمال ہوتی ہو، اس روایت میں گندم کا ذکر نہیں ہے، حالانکہ صدقۂ فطر میں گندم دینا بھی جائز ہے، البتہ گندم کا ذکر ایک دوسری روایت میں آیا ہے۔ چنانچہ حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما فرماتی ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں گندم میں سے دو مد، یعنی نصف صاع بطور فطرانہ ادا کرتے تھے۔ [مسند امام احمد، ص: ۳۵۰، ج ۶]

عرب میں دوسری اشیاء خوردنی کے مقابلہ میں گندم چونکہ مہنگی ہوتی تھی، اس لئے نصف صاع کا اعتبار کیا گیا ہے، بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس کے باوجود گندم سے بھی ایک صاع دینے کے قائل اور فاعل تھے۔ ہمارے ہاں گندم عام دستیاب ہے اس لئے گندم سے ایک صاع ہی ادا کرنا چاہیے۔ اسی طرح چاول بھی بطور صدقہ فطر ادا کئے جاسکتے ہیں، بہر حال حالات وظروف کو مد نظر رکھتے ہوئے فطرانہ ادا کیا جائے اور اس میں مساکین کی پسندیدگی کا بھی خیال رکھا جائے۔ ہمارے ہاں عام طور پر مساکین کی ضرورت کے پیش نظر صدقۂ فطر میں نقدی دی جاتی ہے، حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے قیمت ادا کرنا ثابت نہیں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فطرانہ کا مقصد ''مساکین کی خوراک ٹھہرایا'' ہے۔ [سنن ابن ماجہ، الزکوٰۃ: ۱۸۳۷]

اس کا تقاضا بھی یہی ہے کہ فطرانہ میں اشیاء خوردنی ہی دی جائیں محدثین کرام میں سے کسی نے بھی اس بات کی صراحت نہیں کی ہے کہ فطرانہ میں قیمت دینا جائز ہے بلکہ محدث ابن خزیمہ نے ایک عنوان بایں الفاظ قائم کیا ہے اس باب میں صدقۂ فطر کے طور پر ہر قسم کی اشیاء خوردنی ادا کرنے کا بیان ہے، نیز اس شخص کے خلاف دلیل ہے جو صدقۂ فطر میں پیسے اور نقدی ادا کرنے کو جائز خیال کرتا ہے۔ [صحیح ابن خزیمہ، کتاب الزکوٰۃ]

البتہ کسی عذر کی بنا پر قیمت ادا کی جاسکتی ہے، مثلاً: ایک شخص روزانہ بازار سے آٹا خرید کر استعمال کرتا ہے تو اس کے لئے ضروری نہیں کہ وہ پہلے بازار سے غلہ خریدے اور پھر اس سے صدقۂ فطر ادا کرے بلکہ وہ بازار کے نرخ کے مطابق اس کی قیمت ادا کرسکتا ہے۔ [مرعاۃ المفاتیح، ص: ۱۰۰، ج ۴]

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:2 صفحہ:213